

زکوٰۃ و صدقات کی اہمیت اور فوائد کا بیان

رَادُّ الْمَحْطِ وَالْوَبَا

زیرِ نظر

محمد حبیب الرحمن صاحب

أَعْرَاضُ الْكُتُبِ

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں قادری یلوی قدس

مکتبۂ ضوئیا

مکان ۱۱ محلہ اچنت گرہ انجن شیڈ لاہور

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہ العزیز

مفسر، محدث، فقیہ، اصولی، ریاضی دان، متکلم، حافظ، قاری، مفتی، جملہ علوم کے متبحر فاضل، شیخ طریقت، مجدد و شریعت اور نعت گو شاعر محلہ حبولی بریلی میں پیدا ہوئے۔ والد ماجد مولانا نقی علی خان، علامہ عبدالعلی رامپوری، مرزا قادر بیگ اور مولانا شاہ ابوالحسن نوری ماہروی سے علوم دینیہ اور مسائل طریقت کا استفادہ کیا، پونے چودہ سال کی عمر میں سند فراغ حاصل کر کے تدریس، افتاء اور تصنیف کی مسند پر فائز ہو گئے ۱۸۷۷ء میں حضرت شاہ آل رسول ماہروی سے سلسلہ قادریہ میں بیعت ہوئے اور تمام سلاسل میں اجازت و خلافت سے مشرف ہوئے ۱۸۷۷ء میں والد ماجد کے ہمراہ حرمین شریفین کی زیارت اور حج کے لئے گئے وہاں مفتی شافعیہ مولانا سید احمد دحلان اور مفتی حنفیہ مولانا عبدالرحمن وغیرہ سے حدیث، تفسیر فقہ اور اصول کی سندیں حاصل کیں ۱۹۰۶ء میں دوبارہ سفر زیارت کیا محکمہ کے قیام کے دوران نوٹ کے مسائل کے بارے میں "کفل الفقیہ الفاہم" عربی اور بعض سوالات کے جواب میں "الدولۃ المکیۃ" عربی ضخیم کتاب یادداشت کی مدد سے چند گھنٹوں میں لکھی جس پر حرمین شریفین کے اکابر علمائے گراں قدر تقریظیں لکھی ہیں۔

آپ نے پچاس مختلف علوم و فنون میں ایک ہزار سے لگ بھگ کتابیں لکھیں جن میں سے فتاویٰ رضویہ "بارہ ضخیم جلدوں میں کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن" قرآن کریم کا سلیس و رواں مستند تفسیر کا پنجوڑ اور اردو تراجم میں امتیازی شان کا حامل ترجمہ اور "جد المحتار" علامہ ابن عابدین شامی کی شہرہ آفاق کتاب "روا المحتار" کا پانچ مبسوط جلدوں میں عربی حاشیہ نہایت اہم ہیں۔ اہل سنت و جماعت کے افراد آپ سے گہری عقیدت رکھتے ہیں اور آپ کو اعلیٰ حضرت کے معزز لقب سے یاد کرتے ہیں۔

جب گاندھی کی آندھی چلی اور بڑے بڑے زعماء ہندو مسلم اتحاد کے پُر فریب نعرے

سے متاثر ہو گئے اس وقت آپ کی ذات گرامی ہی تھی جس نے بروقت کتاب و سنت کی روشنی میں ”دوقومی نظریہ“ پیش کیا اور اتحاد کے اس نعرے کے خوفناک مضمرات سے آگاہ کیا بعد کے حالات و واقعات نے ان کی دوراندیشی اور ژرف نگاہی کا ایسا ثبوت مہیا کر دیا کہ آج کوئی مسلمان ”دوقومی نظریے“ کی اہمیت سے انکار نہیں کر سکتا۔

علوم دینیہ کے جلیل القدر فاضل ہونے کے ساتھ ساتھ شعر و سخن کا ذوق بھی رکھتے تھے لیکن ان کا ذوق سلیم حمد و ثنا اور لغت و منقبت کے علاوہ کسی صنفِ سخن کی طرف متوجہ نہیں ہوا، ان کے کلام میں عالمانہ وقار ہے۔ قرآن و حدیث کی ترجمانی ہے۔ سوز و ساز اور کیفیت و مہر رہے آپ کے مشہور زبانہ سلام کی گونج پاک ہند کے کسی بھی گوشے سے سنی جاسکتی ہے گونج گونج اٹھتے ہیں لغاتِ رضائے بوتاں! کیوں نہ ہو کس پھول کی مدحت میں وامنقائے!

شریعت و طریقت کا یہ آفتاب ۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء کو نماز جمعہ کے وقت بریلی شریف میں روپوش ہو گیا۔

اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے دُور سالے ہدیہ قارئین ہیں۔ پہلا رسالہ ”راڈ القحط والوبار“ ہے اس میں کتابِ سنت کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے کہ صدقہ، قحط و وبا کا علاج ہے گناہوں کا کفار و مسعت رزق کا مجرب عمل اور بخشش کا وسیلہ ہے یہ نایاب رسالہ عرصہ کے بعد منظر عام پر آ رہا ہے دوسرا رسالہ ”اعزالا کتناہ“ ہے اس میں زکوٰۃ کی اہمیت کے ساتھ ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ صاحبِ نصاب زکوٰۃ ادا نہ کرے تو اس کے صدقات و خیرات مقبول نہیں۔ تاوقتیکہ وہ زکوٰۃ ادا نہ کرے اور جس کے ذمہ فرائض ہوں اس کے نوافل قابل قبول نہیں۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ توفیق عمل عطا فرمائے۔ آمین

محمد عبدالحکیم شرف قادری

۱۱ ربیع الثانی
۱۴۳۹ھ

اشاعت العلوم و حکماء ضلع جہلم

استفتاء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

• از کانپور مدرسہ فیض عام مدرسہ مولوی احمد الدین تلمیذ مولوی احمد حسن صاحب، اربع الآخر شریف ۱۳۱۲ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ہمارے دیار میں اس طرح کا
راج ہے کہ کوئی بلا دیں مہینہ چھپک و قحط سالی وغیرہ آجائے تو دفع بلا کے واسطے جمع محلہ والے
مل کرنی سبیل اللہ اپنا اپنا حسب استطاعت چاول، گیہوں و پیسہ وغیرہ اٹھا کر کھانا پکاتے
ہیں اور مولویوں اور ملاؤں کو بھی دعوت کر کے ان لوگوں کو بھی کھلاتے ہیں اور جمع محلہ دار
بھی کھاتے ہیں۔ آیا اس صورت میں محلہ دار کو مطبوخہ کا کھانا جائز ہو گا یا نہ طعام مطبوخہ
کھانے کے لئے مانع و غیر مانع پر کیا حکم دیا جاتا ہے۔ بیستواً توحیدوا۔

فتویٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله الذی وضع البرکة فی جماعة الاخوان و
قطع الهلکة بتواصل الاحباء والجیران والصلاة والسلام
على صاحب الشفاعة محیب الدعوة ومحبا لجماعة دافع البلاء،
والوباء والقحط والجماعة وعلى اله وصحبہ وجماعة المسلمين
وعلینا فیہم یا ارحم الراحمین آمین آمین
آمین یا ربنا آمین۔

۱۲۔ یعنی بنکالہ میں کہ یہ سوال کانپور میں دہلی سے آیا تھا کانپور سے لکھنؤ سے تحریر جواب بھیجا گیا۔

الحجاب

فعل مذکور بقصد مسطور اور اہل دعوت کو وہ کھانا، کھانا شرعاً جائز و روا ۔

جس کی ممانعت شرع مطہر میں اصلاً نہیں قال اللہ تعالیٰ لیس علیکم جناح ان تاکلوا جمیعاً و اشتاتاً و تم پر کچھ گناہ نہیں کہ کھاؤ

مل کر یا الگ الگ، تو بے منع شرعی اترکاب ممانعت جہالت و جرأت ۔

وانا اقول وبالله التوفیق نظریجے تو یہ عمل چندوں کا نسخہ جامعہ ہے کہ

اس سے مساکین و فقرا بھی کھائیں گے ۔ علماء و صلحا بھی عزیز و رشتہ دار بھی قریب

واہل جوار بھی تو اس میں بعدد البواب جنت آٹھ خوبیاں ہیں ۔ ۱۔ فضیلت صدقہ

۲۔ خدمت صلحا ۔ ۳۔ صلہ رحم ، ۴۔ مواسات جبار ، ۵۔ سلوک نیک سے مسلمانوں

خصوصاً غریبا کا دل خوش کرنا ، ۶۔ ان کی مرغوب چیزیں ان کے لئے مہیا کرنا ، ۷۔ مسلمان

بھائیوں کو کھانا دینا ۔ ۸۔ مسلمانوں کا کھانے پر مجتمع ہونا ، اور ان سب امور کو جب

یہ نیت صالحہ ہوں باذن اللہ تعالیٰ رضائے خدا و عفو خطا و دفع بلا میں دخل تام ہے ظاہر

ہے کہ قحط ، وبا ، ہر مصیبت و بلا گناہوں کے سبب آتی ہے ۔ قال اللہ تعالیٰ

وما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم و یعفو ،

عن کثیرہ تو اسباب مغفرت و رضا و رحمت بلاشبہ اس کے عمدہ علاج ہیں ۔

ابے توفیق اللہ تعالیٰ احادیث کئی حدیث ار حضور پر نور سید المرسلین

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :- ان الصدقة لتطفي غضب الرب و

تدفع ميتة السوء بے شک صدقہ رب عزوجل کے غضب کو بجھاتا اور بُری

موت کو دفع کرتا ہے ۔ رواہ الترمذی وحسنہ ابن حبان فی صحیحہ

عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث ۲۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتقوا النار ولو بشق تمرة

فانها تقيم العوج و تدفع ميتة السوء الحدیث ۔ دوزخ بے بچہ اگرچہ

آدھا چھوٹا راوی کر وہ کچی کو سیدھا اور بُری موت کو دور کرتا ہے رواہ ابو یعلیٰ

والبزار عن الصديق الاكبر رضي الله تعالى عنه ۔

حدیث ۳۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان صدقة المسلم تزيد في العمر وتمنع ميتة السوء بے شک مسلمان کا صدقہ عمر کو بڑھاتا ہے اور بُری موت کو منع کرتا ہے رواہ الطبرانی والوبکر بن مقيم في جزئه عن عمرو بن عوف رضي عنہ
حدیث ۴ و ۵ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الصدقة تطفى الخطيئة وتقي ميتة السوء صدقہ گناہ کو بجھاتا ہے اور بُری موت سے بچاتا ہے رواہ الطبرانی في الكبير عن رافع بن مكيت الجهنی رضي الله تعالى عنه دوسری روایت میں ہے الصدقة تمنع ميتة السوء صدقہ بُری موت کو روکتا ہے رواہ احمد عنده والقضاعي عن ابی هريرة رضي الله تعالى عنهما۔

حدیث ۶۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان الله ليد رؤ بالصدقة سبعين بابا من ميتة السوء بے شک اللہ عزوجل صدقہ کے سبب سے ستر دروازے بُری موت کے دفع فرماتا ہے رواہ الامام عبد الله بن مبارك في كتاب البر عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه۔

• حدیث ۷۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الصدقة تسد سبعين بابا من السوء۔ صدقہ ستر دروازے بُرائی کے بند کرتا ہے رواہ الطبرانی في الكبير عن رافع بن خديج رضي الله تعالى عنه۔

حدیث ۸۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الصدقة تمنع سبعين نوعاً من انواع البلاء اھونھا الجذام والبرص صدقہ ستر بلا کو روکتا ہے جنکی آسان تر بدن بگڑنا اور سپید داغ ہیں والعیاذ باللہ تعالیٰ رواہ الخطيب عن انس رضي الله تعالى عنه
حدیث ۹ و ۱۰۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باکروا بالصدقة فان البلاء لا يتخطاها صبح تڑکے صدقہ دو کہ بلا صدقہ سے آگے قدم نہیں بڑھاتی رواہ الطبرانی عن امير المؤمنين علي والبيهقي عن انس رضي الله تعالى عنهما۔

حدیث ۱۱۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الصدقات بالغداوات يذهب عن العاهات صبح کے صدقے آفتوں کو دفع کر دیتے ہیں۔ رواہ الديلمي عن انس رضي الله تعالى عنہ

حدیث ۱۲۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الصدقة تمنع القضاء السوء صدقة بری قضا کو ٹال دیتا ہے۔ رواہ ابن عساکر عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ۱۳۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلوا الذی بینکم و بین ربکم بکثرة ذکر کھولہ و کثرة الصدقة بالسرو العلانية ترزقوا وتنصروا وتجبروا اللہ عزوجل کے ساتھ اپنی نسبت درست کر داس کی یاد کی کثرت اور خفیہ و ظاہر صدقہ کی تکثیر سے کہ ایسا کرو گے تو روزی دیئے جاؤ گے تمہاری شکستگیاں درست کی جائیں گی۔ رواہ عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ۱۴ تا ۱۷۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ الصدقة تطفى الخطیئة کما یطفى الماء النار صدقہ گناہ کو بجھا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو رواہ الترمذی وقال حسن صحیح عن معاذ بن جبل و نحوه ابن حبان فی صحیحہ عن کعب بن عجرہ و کابی یعلی بسند صحیح عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم و ابن المبارک عن عکرمہ مرسل بسند حسن۔

حدیث ۱۸۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مثل المؤمن ومثل الايمان كمثل الفرس في اختيه يحول ثمره يرجع الى اختيه وان المؤمن ليس هو ثمره يرجع الى الايمان فاطموا طعامكم الا لتقيا و اتوا معكم المؤمنین مسلمان اور ایمان کی کہاوت ایسی ہے جیسے چراگاہ میں گھوڑا اپنی رسی سے بندھا ہوا کہ چاروں طرف چر کر پھر اپنی بندش کی طرف پلٹ آتا ہے یوں ہی مسلمان سے مجھول ہو جاتی ہے پھر ایمان کی طرف رجوع لاتا ہے تو اپنا کھانا پرہیزگاروں کو کھلاؤ اور اپنا نیک سلوک مسلمانوں کو دو۔ رواہ البیہقی فی شعب الايمان و ابونعیم فی المحلیۃ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اس حدیث سے ظاہر کہ معالجہ گناہ میں نیکوں کو کھانا کھلانا اور عام مسلمانوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہیئے

حدیث ۱۹۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ان الصدقة وصلتا الرحم یزید اللہ بہما فی العمر ویدفع بہما میتۃ السوء ویدفع بہما المکرۃ

والمخذور بے شک صدقہ اور صلہ رحم ان دونوں سے اللہ تعالیٰ عمر بڑھاتا ہے۔ اور
بری موت کو دفع فرماتا ہے اور مکروہ اور اندیشہ کو دور کرتا ہے روا لا ابو یعلیٰ عن انس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ۲۰۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من احب ان یبسط لّی رزقہ
وینسأله فی اشرة فلیصل رحمہ جو چاہتا ہے کہ اس کے رزق میں وسعت، مال
میں برکت ہو وہ اپنے رشتہ داروں سے نیک سلوک کرے۔ روا لا البخاری عن
ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ۲۱ و ۲۲۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من سرّ ان یمد لہ
فی عمرہ ویوسع لہ فی رزقہ ویدفع عنہ میتۃ السوء فلیتق اللہ ویصل رحمہ
جسے خوش آئے کہ اس کی عمر دراز اور رزق وسیع اور بری موت دفع ہو وہ اللہ سے
ڈرے اور اپنے رحم کا صلہ کرے۔ روا لا عبد اللہ ابن الامام فی زوائل المسند و
البرار بسند جید والحاکمی فی المستدرک عن امیر المؤمنین
علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ والحاکمی نخولہ فی حدیث عن عقبۃ بن
عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ۲۳۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلۃ القرابتہ مشرآۃ فی
المال محبتہ فی الاہل منسأۃ فی الاجل قریبی رشتہ داروں سے سلوک مال
کا بہت بڑھانے والا آپس میں بہت محبت دلانے والا، عمر کا زیادہ کرنے والا ہے۔ رواہ
الطبرانی بسند صحیح عن عمرو بن سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ۲۴۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلۃ الروح تنزید فی العمر
صلہ رسم سے عمر بڑھتی ہے روا لا القضاعی عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ۲۵۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اعجل البرئۃ باصلۃ الرحم
حتی ان اهل البيت لیکونون فجرة فتموا موالہم ویکثر عددہم واذ اتوا صلوا
بے شک سب نیکیوں میں جلد تر ثواب ملنے والا صلہ رحم ہے یہاں تک کہ گھر والے فائق
marfat.com

ہوتے ہیں۔ ان کے مال زیادہ ہوتے ہیں اور انکے شمار بڑھتے ہیں جب آپس میں صلہ رحم کریں۔ رواہ الطبرانی عن ابی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسری روایت میں اتنا اور ہے۔ وما من اهل بیت يتواصلون فيحتاجون کوئی گھروالے ایسے نہیں کہ آپس میں صلہ رحم کریں پھر محتاج ہو جائیں رواہ ابن حبان فی صحیحہ۔

حدیث ۲۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم صلتہ الرحمہ وحسن الخلق و حسن الجوار یجربن البیاد و یزیدن فی الاعمار صلہ رحم اوزیک خوئی او ہمسایہ سے نیک سلوک شہروں کو آباد اور عمروں کو زیادہ کرتے ہیں رواہ الامام احمد والبیہقی فی الشعب بسند صحیح علی اصولنا عن امر المؤمنین الصلیۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

حدیث ۲۷۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صنائع المعروف تقی مصارع السوء والافات والہلکات و اهل المعروف فی الدنیا ہواہل المعروف فی الآخرۃ نیک سلوک کے کام بُری موتوں آفتوں ہلاکتوں سے بچاتے ہیں اور دُنیا میں احسان والے ہی آخرت میں احسان والے لگے رواہ الحاکم فی المستدرک عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ۲۸۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صنائع المعروف تقی مصارع السوء والصدقۃ خفیاً تطفی غضب الرب وصلۃ الرحمہ زیادۃ فی العمر و اهل المعروف فی الدنیا ہواہل المعروف فی الآخرۃ و اهل المنکر فی الدنیا ہواہل المنکر فی الآخرۃ و اول من یدخل الجنۃ اهل المعروف بھلائیوں کے کام بُری موتوں سے بچاتے ہیں اور پوشیدہ خیرات رب کا غضب بھجاتی ہے اور رشتہ داروں سے اچھا سلوک عمر میں برکت ہے اور ہر نیک سلوک کچھ ہو کسی کے ساتھ ہو، سب صدقہ ہے اور دنیا میں احسان والے وہی آخرت میں احسان پائیں گے اور دنیا میں بدی والے وہی عقیب میں بدی دیکھیں گے اور سب میں پہلے جو بہشت میں جائیں گے وہ نیک برتاؤ والے ہیں۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

عن امر المؤمنين امر سلمة رضي الله تعالى عنها -

حدیث ۲۹ - کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان موجبات المغفرة ادخالك السرور على اخيك المسلم بے شک مغفرت واجب کرینے والی چیزوں میں ہے تیرا اپنے بھائی مسلمان کا جی خوش کرنا رواہ الطبرانی فی الکبیر والوسیط عن الامام بن الامام سیدنا الحسن بن علی کہم اللہ تعالیٰ وجوہہما حدیث ۳۰ - کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احب الاعمال الى الله تعالى بعد الفرائض ادخال السرور على المسلم اللہ تعالیٰ کو فرضوں کے بعد سب اعمال سے زیادہ پیارا مسلمان کا جی خوش کرنا ہے - رواہ فیہما عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما -

حدیث ۳۱ تا ۳۳ - کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افضل الاعمال ادخال السرور على المؤمن كسوت عورتہ او اشبعته جوعته او قضيت له حاجته سب سے افضل کام مسلمان کا جی خوش کرنا ہے کہ تو اس کا بدن ڈھانکے، یا بھوک میں پیٹ بھرے یا اس کا کوئی کام پورا کرے - رواہ فی الاوسط عن امیر المؤمنین عمر الفاروق الاعظم ونحوہ ابو الشیم فی الثواب والاصبہانی فی حدیث عن ابنہ عبد اللہ وابن ابی الدنیا عن بعض اصحاب السنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حدیث ۳۴ - کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من وافق من اخيه شهوة غفر له یعنی جس مسلمان کا جی کسی کھانے پینے یا کسی قسم کی حلال چیز کو چاہتا ہو اور، اتفاق سے دوسرا اس کے لئے وہی شے مہیہ کر دے - اللہ عز وجل اس کے لئے مغفرت فرمادے - رواہ العقيلي والبخاری والطبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضي الله تعالى عنه وله شواهد في الأولى -

حدیث ۳۵ - کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من اطعوا اخاه المسلم شهوة حرره الله على النار جو اپنے بھائی مسلمان کو اس

کی چاہت کی چیز کھائے اللہ تعالیٰ اُسے دوزخ پر سزا دے رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ۳۶۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من موجبات الرحمة ، اطعام المسلم المسکین۔ رحمت الہی واجب کر دینے والی چیزوں میں ہے غریب بمانوں کو کھانا کھلانا۔ رواہ الحاکم وصحہ ونحو البیہقی والوالشیخ فی الثواب عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ۳۷ تا ۴۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الدرجات افشاء السلام واطعام الطعام والصلاة باللیل والناس نیام یعنی اللہ عزوجل کے یہاں درجہ بلند کرنے والے ہیں سلام کا پھیلانا اور ہر طرح کے لوگوں کو کھانا کھلانا اور رات کو لوگوں کے سوتے میں من ز پڑھنا قطعاً من حدیث جلیل نفیس جمیل مشہور مستفیض مفید مفیض رواہ امام الاثمۃ ابوحنیفۃ والامام احمد وعبد الرزاق فی مصنفہ والترمذی والطبرانی عن ابن عباس واحمد والترمذی والطبرانی وابن مردودہ عن معاذ بن جبل وابن حزمیمۃ والدارمی والبغوی وابن السکن والبن نعیم وابن بسطہ عن عبد الرحمن بن عایش واحمد والطبرانی عنہ عن صحابی والبخاری عن ابن عمر وعن ثوبان والطبرانی عن ابی امامۃ وابن قانع عن ابی عبیدۃ بن الجراح والدارقطنی وابوبکر النیسابوری فی الزیادات عن انس وابوالمنرح فی العلل تعلیقاً عن ابی ہریرۃ وابن ابی شیبۃ مرسل عن عبد الرحمن بن سابط رضی اللہ تعالیٰ عنہم فی رؤیۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عزوجل ووضعہ تعالیٰ کفہ کما یلیق بجلالہ العظیم بین کتفیه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتجلی لی کل شئی وعرفت فی روایۃ فعلت ما فی السموات والارض و فی اخرے ما بین المشرق والمغرب وقد ذکرناہ مع تفاصيل طرقہ وتنوع الفاظہ فی کتابنا المبارک انشاء اللہ تعالیٰ سلطنة المصطفیٰ

فی ملکوت کل الوریء والحمد لله علی ما اولی - مرقاة شریف میں ہے
اطعام الطعام ای اعطاء لا لنام من الخاص والعام -

حدیث ۴۷ - کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الکفارات اطعام
الطعام وانشاء السلام والصلوة باللیل والناس نیام گناہ مٹانے
والے ہیں کھانا کھلانا اور سلام ظاہر کرنا اور شب کو لوگوں کے سوتے میں نماز پڑھنا
رواہ الحاکم وصحیح سندہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ -

حدیث ۴۸ - کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم - من اطعم اخاه حتی یشبع

وسقاه من الماء حتی یرویہ باعدہ اللہ من النار سبع خنادق ما بین

کل خندقین مسیرۃ خمس مائۃ عام حوائجہ مسلمان بھائی کو پیٹ

بھر کر کھانا کھلائے پیاس بھریانی پلائے اللہ تعالیٰ اُسے دوزخ سے سات کھائیاں

دور کرے ہر کھائی سے دوسری تک پانچ سو برس کی راہ - رواہ الطبرانی فی الکبیر

وابوالشیخ فی الثواب والحاکم مصححاً سندہ والبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ

حدیث ۴۹ - کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل یناہی ملکته

بالذین یطعمون الطعام من عبیدۃ اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں سے جو لوگوں کو کھانا

کھلاتے ہیں اپنے فرشتوں کے ساتھ مباہلات فرماتا ہے کہ دیکھو فضیلت اسے کہتے ہیں،

رواہ ابوالشیخ عن الحسن البصری مرسلاً -

حدیث ۵۰ و ۵۱ - کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الخیر

اسرع الی البیت الذی یوکل فیہ من الشفۃ الی منام البعیر خیر وبرکت اس

گھر کی طرف جس میں لوگوں کو کھانا کھلایا جائے اس سے بھی زیادہ جلد پہنچتی ہے

جتنی جلد چھری کو ہان شتر کی طرف دے اونٹ ذبح کر کے سب پہلے اس کا کوہان

تراشتے ہیں رواہ ابن ماجہ عن ابن عباس وابن ابی الدنیا عن انس

رضی اللہ تعالیٰ عنہم -

حدیث ۵۲ - کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الملائکۃ تصلّی علی

احد کرماد امت مائدتہ موضوعۃ جب تک تم میں کسی کا دسترخوان
بچھا ہے اتنی دیر فرشتے اس پر دو بھیجتے رہتے ہیں۔ رواہ الاصبہانی عن
ام المؤمنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

حدیث ۵۳۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الضیف یاتی برزقہ
وسیر تحل بذنوب القوم یتحص عنہم ذنوبہم وہاں اپنا رزق لے کر آتا ہے اور
کھلانیوالوں کے گناہ لے کر جاتا ہے۔ ان کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ رواہ ابوالشیخ عن
ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ۵۴۔ سیدنا امام حسن مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی حدیث میں ہے۔ لان اطعموا خالی فی اللہ لقمۃ احب الی من ان تصدق
علی مسکین بد رہم و لان اعطی خالی فی اللہ درہما احب الی من ان
اتصدق علی مسکین بمائۃ درہم بے شک میرا اپنے کسی دینی بھائی کو ایک نوالہ
کھلانا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ مسکین کو ایک روپیہ دوں اور اپنے دینی بھائی کو
ایک روپیہ دینا مجھے اس سے زیادہ پیار ہے کہ مسکین پر تئو روپیہ خیرات کروں :-
رواہ ابوالشیخ فی الثواب عنہ عن جلالہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولعل الظاہر
وقفہ کالذی یلیہ۔

حدیث ۵۵۔ سیدنا امیر المؤمنین مولیٰ المسلمین علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسبی
فرماتے ہیں۔ لان اجمع نفرا من اخوانی علی صاع او صاعین من طعام احب
الی من ان ادخل سوقا فاشتری رقبة فاعتقها۔ میں اپنے چند برادران دینی کو
تین سیر چھپکیر کھانے پر اکٹھا کروں تو یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ تمہارے بازار میں
جاؤں اور ایک غلام خرید کر آزاد کروں۔ رواہ عنہ وقفہ علیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

اظہر یہ ہے کہ یہ حدیث آئندہ حدیث کی طرح حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر موقوف ہے یعنی ان کا فرمان ہے ۱۲
علیہ اے ابوالشیخ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفاً روایت کیا ۱۳

حدیث ۵۶۔ کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ ہم کھاتے ہیں اور سیر نہیں ہوتے فرمایا کٹھے ہو کر کھاتے ہو یا الگ الگ عرض کی الگ الگ فرمایا :-
اجتمعوا علی طعامکم واذکروا اسما اللہ یمبارک لکم فیہ جمع ہو کر کھاؤ اللہ تعالیٰ کا نام لو تمہارے لئے اسی میں برکت رکھی جائیگی رواہ ابوداؤد وابن ماجہ وحبان عن وحشی بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ۵۷۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کلا جمیعا ولا تفرقوا فان البرکۃ مع الجماعۃ مل کر کھاؤ اور جدا نہ ہو کہ برکت جماعت کے ساتھ ہے رواہ ابن ماجہ والعسکری فی المواعظ عن امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ بسند حسن۔

حدیث ۵۸۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم البرکۃ فی ثلثۃ فی الجماعۃ والقرۃ والسمور برکت تین چیزوں میں ہے مسلمانوں کے اجتماع اور طعام شریذ اور طعام سحری میں رواہ الطبرانی فی الکبیر والبیہقی فی الشعب عن سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ۵۹۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طعام الواحد یکفی الاثنین وطعام الاثنین یکفی الاربعۃ ویجد اللہ علی الجماعۃ ایک آدمی کی خوراک دو کو کفایت کرتی ہے اور دو کی خوراک چار کو اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔ رواہ البزار عن سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ۶۰۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان احب الطعام الی اللہ تعالیٰ ما کثرت علیہ الیدی۔ بے شک سب کھانوں میں زیادہ پیارا اللہ عزوجل کو وہ کھانا ہے جس پر ہاتھ بہت سے ہوں یعنی جتنے آدمی زیادہ مل کر کھائیں گے اتنا ہی اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہوگا۔ رواہ ابو یعلیٰ والطبرانی وابوالشیم عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ان حدیثوں سے ثابت ہوا کہ :- جو مسلمان اس عمل میں نیک نیت پاک مال سے شریک ہوں گے انہیں کرم الہی و انعام حضرت رسالت پنا ہی تعلق رب

وَتَكْرَمُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۲۵ فَاَنْدَرِے مِلْنِے كِی اُمید ہے۔

(۱) باذنہ تعالیٰ بُری موت سے بچیں گے (حدیث ۱-۲-۳-۴-۵-۶-۷-۸-۹-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰-۱۰۱-۱۰۲-۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵-۱۰۶-۱۰۷-۱۰۸-۱۰۹-۱۱۰-۱۱۱-۱۱۲-۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵-۱۱۶-۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹-۱۲۰-۱۲۱-۱۲۲-۱۲۳-۱۲۴-۱۲۵-۱۲۶-۱۲۷-۱۲۸-۱۲۹-۱۳۰-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴-۱۳۵-۱۳۶-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰-۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۴-۱۴۵-۱۴۶-۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹-۱۵۰-۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۳-۱۶۴-۱۶۵-۱۶۶-۱۶۷-۱۶۸-۱۶۹-۱۷۰-۱۷۱-۱۷۲-۱۷۳-۱۷۴-۱۷۵-۱۷۶-۱۷۷-۱۷۸-۱۷۹-۱۸۰-۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۴-۱۸۵-۱۸۶-۱۸۷-۱۸۸-۱۸۹-۱۹۰-۱۹۱-۱۹۲-۱۹۳-۱۹۴-۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱-۲۰۲-۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵-۲۰۶-۲۰۷-۲۰۸-۲۰۹-۲۱۰-۲۱۱-۲۱۲-۲۱۳-۲۱۴-۲۱۵-۲۱۶-۲۱۷-۲۱۸-۲۱۹-۲۲۰-۲۲۱-۲۲۲-۲۲۳-۲۲۴-۲۲۵-۲۲۶-۲۲۷-۲۲۸-۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۷-۲۳۸-۲۳۹-۲۴۰-۲۴۱-۲۴۲-۲۴۳-۲۴۴-۲۴۵-۲۴۶-۲۴۷-۲۴۸-۲۴۹-۲۵۰-۲۵۱-۲۵۲-۲۵۳-۲۵۴-۲۵۵-۲۵۶-۲۵۷-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۱-۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳-۳۴۴-۳۴۵-۳۴۶-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۱-۳۶۲-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۶۹-۳۷۰-۳۷۱-۳۷۲-۳۷۳-۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۸۴-۳۸۵-۳۸۶-۳۸۷-۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵-۳۹۶-۳۹۷-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۲-۴۱۳-۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-۴۱۷-۴۱۸-۴۱۹-۴۲۰-۴۲۱-۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵-۴۳۶-۴۳۷-۴۳۸-۴۳۹-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۴۵۲-۴۵۳-۴۵۴-۴۵۵-۴۵۶-۴۵۷-۴۵۸-۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶

(۳) ان کی گنتی بڑھے گی۔ حدیث ۲۵ یہ تین فائدے خاص دفع و بامتنعوت ہیں۔
(۴) رزق کی وسعت مال کی کثرت ہوگی۔ حدیث ۱۳ - ۲۰ - ۲۱ - ۲۲ - ۲۳ - ۲۵
چھ حدیثیں۔ اس کی عادت سے کبھی محتاج نہ ہوں گے حدیث ۲۵ -

(۵) خیر و برکت پائیں گے۔ حدیث ۵۰ - ۵۱ - ۵۶ - ۵۷ - ۵۸ - ۵۹ - ۶۰ پانچ حدیثیں یہ دونوں فائدے دفعِ قحط سے متعلق ہیں۔

(۶) آفتیں بلائیں دُور ہوں گی - حدیث ۷ - ۸ - ۹ - ۱۰ - ۱۱ - ۱۲ - ۲۷ تا
حدیثیں بُری قضا ٹلے گی حدیث ۲ - ستر دروازے بُرائی کے بند ہوں گے - حدیث
۷ ستر قسم کی بلا دُور ہوگی حدیث ۸ -

(۷) اُن کے شہر آباد ہونگے۔ حدیث ۲۶ -

(۸) شکستہ حالی دُور ہوگی حدیث ۱۳۰۔

(۹) خوف اندیشہ زائل اور اطمینان خاطر حاصل ہوگا - حدیث ۱۹ -

(۱۰) مدد الہی شامل حال ہوگی - حدیث ۱۳-۵۹ و وحشیہ -

(۱۱) رحمت الہی ان کے لئے واجب ہوگی - حدیث - ۳۶

(۱۲) ملائکہ اُن پر درود بھیجیں گے - حدیث ۵۲ -

(۱۳) رضائے الہی کے کام کریں گے۔ حدیث ۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۴۰ پانچ حدیثیں

(۱۴) غضب الہی مان پر سزا کی ہوگا۔ حدیث ۱۰ -

(۱۵) اُن کے گناہ بخشتے جائیں گے۔ حدیث ۴-۵-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰

۳۴۔ ۴۷۔ ۵۳ گیارہ حدیثیں۔ مغفرت ان کے لئے واجب ہوگی حدیث ۲۹۔ ان کے

میں لکھ کر آبِ باران اور وہ نہ ملے تو آبِ دریا سے دھوئے۔ قدرے وہ روغن و شہد ملا کر پیئے بعونہ تعالیٰ ہر مرض سے شفا پائے کہ اس نے دو شفائیں قرآن و شہد دو برکتیں باران و زیت اور مہی و مری زہر مہربانچ چیزیں جمع کیں لقولہ تعالیٰ لَنْزِيلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ - وَقَوْلُهُ تَعَالَى فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ - وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُّبَارَكًا وَقَوْلُهُ تَعَالَى شَجَرَةً مَّبَارَكَةً زَيْتُونَةٍ - وَقَوْلُهُ تَعَالَى فَاِنْ طَبِنَ لَكُمْ عَنِ شَيْءٍ مِّنْهُ فَاكْلُوْهُ هَٰذَا مَکْرِيًّا -

یعنی ہم اتارتے ہیں قرآن سے وہ چیز کہ شفا و رحمت ہے ایمان والوں کے لئے۔ شہد میں شفا ہے لوگوں کے لئے۔ اور اتارا ہم نے آسمان سے برکت والا پانی۔ مبارک کے پڑ زیتون کا۔ پھر اگر عورتیں اپنے جی کی خوشی کے ساتھ تمہیں مہر بیس کچھ دیدیں تو اسے کھاؤ رچتا پچتا۔

ان مبارک ترکیبوں کی طرف حضرت امیر المؤمنین مولیٰ المسلمین علی مرتضیٰ شیر خدا مشکشا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی و حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہدایت فرمائی ابن ابی حاتم اپنی تفسیر میں بسند حسن حضرت مولیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ انہوں نے فرمایا اذا اشتكى احدكم فليسترهب من امرأته من صداقها درهما فليشتر به عسلا فليشتر به ماء السماء فيجمع هنيئا مريئا مباركا۔

جب تم میں کوئی بیمار ہو تو اسے چاہیئے اپنی عورت سے اس کے مہر میں سے ایک درہم بہر کرائے اس کا شہد مول لے پھر آسمان کا پانی لے کہ رچتا پچتا برکت والا جمع کرے گا۔ اور ایک بار فرمایا۔ اذا اراد احدكم الشفاء فليكتب اية من كتاب الله في صحفته وليغسلها بماء السماء وليأخذ من امرأته درهما عن طيب نفسه منها فليشتر به عسلا فليشتر به فانه شفاء جب تم میں کوئی شخص شفا چاہے تو قرآن عظیم کی کوئی آیت رکابی میں لکھے اور آبِ باران سے دھوئے اور اپنی عورت سے ایک درہم اس کی خوشی سے لے اس کا شہد خرید کر پیئے کہ بے شک شفا ہے۔ ذکر

الاحامر القسطاوی فی المواہب اللدنیہ - علامہ زرقانی شرح مواہب میں فرماتے ہیں
 مرض عوف بن مالک الا شجعی الصحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ - فمتا
 ائتونی بماء فان اللہ تعالیٰ یقول ونزلنا من السماء ماء مبارکاً ثم قال
 ائتونی بعسل وتلا الآية فیہ شفاء للناس - ثم قال ائتونی
 بزیت وتلا من شجرة مبارکة فخلط ذلك بعضه ببعض وشربه فشفی -
 عوف بن مالک شجعی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ علیل ہوئے فرمایا پانی لاؤ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا
 ہے ہم نے آمارا آسمان سے برکت والا پانی پھر فرمایا شہد لاؤ اور آیت پڑھی کہ اس میں شفا ہے لوگوں
 کے لئے پھر فرمایا روغن زیتون لاؤ اور آیت پڑھی کہ برکت والے پٹرے پھر ان سب کو ملا کر نوش
 فرمایا شفا پائی۔

توجب متفرقات کا جمع کرنا جائز و نافع ہے تو یہ تو ایک ہی دوا سب خوبیوں کی جامع ہے
 اس کی کامل نظیر نسخہ امام اجل حضرت سیدنا عبداللہ بن مبارک شاگرد رشید حضرت
 امام الائمہ سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما و نسخہ جلیلہ روایائے حضور پرنور سید المرسلین
 رحمة للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے علی بن حسین بن شعیق کہتے ہیں میرے سامنے ایک شخص
 نے امام عبداللہ بن مبارک رحمة اللہ علیہ سے عرض کی اے عبدالرحمن سات برس سے میرے
 ایک زانو میں پھوڑا ہے قسم قسم کے علاج کئے طبیعوں سے رجوع کی کچھ نفع نہ ہوا فرمایا:-
 اذهب فانظر موضعا يحتاج الناس الماعفیہ فاحضر هناك بئرا فانی امرجوا
 ان تنبع لك هناك عين ويمسك عنك الدم - جا ایسی جگہ دیکھ جہاں لوگوں
 کو پانی کی حاجت ہو وہاں ایک کنواں کھود اور (براہ کرامت یہ بھی) ارشاد فرمایا کہ میں امید
 کرتا ہوں کہ وہاں تیرے لئے ایک چشمہ نکلے گا اور تیرا یہ خون بہنا تھم جائیگا - ففعل الرجل
 فبرا اس شخص نے ایسا ہی کیا اور اچھا ہو گیا - رواہ الامام البیہقی عن علی قال سمعت
 ابن المبارک وسئل الرجل فذكره -

امام بیہقی فرماتے ہیں اسی قبیل سے ہمارے استاد ابو عبداللہ حاکم صاحب
 مستدرک کی حکایت ہے کہ ان کے منہ پر پھوڑے نکلے طرح طرح کے علاج کئے نہ گئے قریب

ایک سال کے اسی حال میں گزرا انہوں نے ایک جمعہ کو امام استاذ ابو عثمان صابونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ان کی مجلس میں دُعا کی درخواست کی امام نے دُعا فرمائی اور حاضرین نے بکثرت آمین کہی۔ دُوسرا جمعہ ہوا کسی بی بی نے ایک رقعہ مجلس میں ڈال دیا اس میں لکھا تھا کہ میں اپنے گھر لیٹ کر گئی اور شب کو ابو عبد اللہ حاکم کے لئے دُعا میں کوشش کی خواب میں جمال جہاں آرائے حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کے شرف ہوئی گویا مجھے ارشاد فرماتے ہیں۔ قولی لا بی عبد اللہ یوسع الماء علی المسلمین ابو عبد اللہ سے کہہ سمانوں پر پانی کی وسعت کرے امام بیہقی فرماتے ہیں میں وہ رقعہ اپنے استاد حاکم کے پاس لے گیا انہوں نے اپنے دروازے پر ایک ستیابہ بنانے کا حکم دیا جب بن چکا اس میں پانی بھروایا اور برف ڈالی اور لوگوں نے پینا شروع کیا ایک ہفتہ نہ گزرا تھا کہ شفا ظاہر ہوئی پھوٹے جاتے رہے چہرہ اس اچھے سے اچھے حال پر ہو گیا جیسا کبھی نہ تھا اس کے بعد برسوں زندہ رہے۔

باجملہ مسلمانوں کو چاہیئے اس پاک مبارک عمل میں چند باتوں کا لحاظ واجب جائیں کہ ان منافع جلیلہ دنیا و آخرت سے ہمہ مند ہوں۔

(۱) تصحیح نیت کہ آدمی کی جیسی نیت ہوتی ہے ویسا ہی پھل پاتا ہے نیک کام کیا اور نیت بُری تو وہ کچھ کام کا نہیں انما الاعمال بالنیات تو لازم کہ ریا یا ناموری وغیرہ انغراض فاسدہ کو اصلاً دخل نہ دیں ورنہ نفع درکنار نقصان کے سزاوار ہوں گے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

(۲) صرف اپنے سر سے بلا ٹلنے کی نیت نہ کریں کہ حبش کام میں چند طسرح کے اچھے مقاصد ہوں اور آدمی ان میں ایک ہی کی نیت کرے تو اسی لائق ثمرہ کا مستحق ہوگا انما لکل امرئ ما نوى جب کام کچھ بڑھتا نہیں صرف نیت کر لینے میں ایک نیک کام کے دس ہو جاتے ہیں تو ایک ہی نیت کرنا کیسی حماقت اور بلا وجہ اپنا نقصان ہے۔ ہم اوپر اشارہ کر چکے ہیں کہ اس عمل میں کستنی نیکیوں کی نیت ہو سکتی ہے ان سب کا قصد کریں کہ سب کے منافع پائیں بلکہ حقیقتاً اس عمل سے بلا ٹلنا بھی انہی نیتوں

کا پھل ہے جیسا کہ ہم نے احادیث سے روشن کر دیا تو بغیر ان نیتوں اُسنی صدقہ فقر اور خدمت صلحا و صلحہ جسم و احسان جبار وغیرہ مذکورات کے بلا ٹلنے کی خالی نیت پوست بے مغز ہے۔

(۳) اپنے مالوں کی پاکی میں حد درجہ کی کوشش بجالائیں کہ اس کام میں پاک ہی ہال لگایا جائے اللہ عز و جل پاک ہے پاک ہی کو مقبول و مستجاب ہے۔ الشیخان والنسائی والتومذی وابن ماجہ وابن خزیمہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یقبل اللہ الا الطیب ہو قطع حدیث فی الباب عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ ناپاک مال والوں کو یہ رونامیا تھوڑا ہے کہ ان کا صدقہ خیرات فاتحہ نیاز کچھ مقبول نہیں والیا ذبا اللہ تعالیٰ (۴) زہار زہار ایسا نہ کریں کہ کھاتے پیتوں کو بلائیں محتاجوں کو چھوڑیں کہ زیادہ حق وہی ہیں اور انہیں اس کی حاجت ہے تو ان کا چھوڑنا انہیں ایذا دینا اور دل دکھانا ہے مسلمان کی دل شکنی معاذ اللہ وہ بلائے عظیم ہے کہ سارے عمل کو خاک کر دے گی ایسے کھانے کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سب سے بدتر کھانا منسرایا کہ پیٹ بھرے بلائے جائیں جنہیں پرواہ نہیں اور بھوکے چھوڑ دیئے جائیں جو آنا چاہتے ہیں مسلوم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شر الطعام طعام الولیمۃ یمنعہا من یاتہا ویدعی الیہا من یابہا وللطبرانی فی الکبیر والذیلی فی مسند الفردوس بسند حسن عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلفظ یدعی الیہ الشبعان و یحبس عنہ الجائع و فی الباب غیرہا۔

(۵) فقر اگر آئیں اُن کی مدارات و خاطر داری میں سعی جمیل کریں اپنا احسان اُن پر نہ رکھیں بلکہ آنے میں اُن کا احسان اپنے اوپر جانیں کہ وہ اپنا رزق کھاتے اور تمہارے گناہ مٹاتے ہیں اٹھانے بٹھانے بلانے کھلانے کسی بات میں برتاؤ ایسا نہ کریں جس سے ان کا دل دکھے کہ احسان رکھنے ایذا دینے سے صدقہ بالکل کا رت جاتا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ

الذین ینفقون اموالہم فی سبیل اللہ شعرا یتبعون ما انفقوا منا ولا اذی لہم
اجرہم عند ربہم ولا خوف علیہم ولا هم یحزنون ۵ قول معروف و مغفرا
خیر من صدقۃ یتبعہا اذی واللہ غنی حلیم ۵ یا ایہا الذین امنوا لا تبطلوا
صدقۃکم بالہن والاذی کالذی ینفق مالہ رباء الناس الا یتہ - جو لوگ حشر
کرتے ہیں اپنے مال خدا کی راہ میں پھر اپنے دیئے کئے پیچھے نہ احسان رکھیں نہ دل دکھانا ان کے
لئے ان کا ثواب ہے اپنے رب کے پاس نہ ان پر خوف اور نہ وہ غم کھائیں اچھی بات (کہ ہاتھ
نہ پہنچا تو میٹھی زبان سے سائل کو پھیر دیا اور درگزر کر کے فقیروں کے ناحق ہٹ یا کوئی بے حیا
حرکت کی تو اس پر خیال نہ کیا اسے دکھ نہ دیا، یہ اس خیرات سے بہتر ہے جس کے
پیچھے دل ستانا ہو اور اللہ بے پرواہ ہے (کہ تمہارے صدقہ و خیرات کی پرواہ نہیں رکھتا،
احسان جس پر کرتے ہو علم والا ہے (کہ تمہیں بے شمار نعمتیں دے کر تمہاری سخت سخت
نافرمانیوں سے درگزر فرماتا ہے تم ایک نوالہ محتاج کو دیکر وجہ بے وجہ اسے ایذا،
دیتے ہو) اے ایمان والو! اپنی خیرات اکارت نہ کرو۔ احسان رکھنے اور دل تانے
سے اس کی طرح جو مال حشر کر رہے لوگوں کے دکھاوے کو (کہ اس کا صدقہ
سرے سے اکارت ہے والیاذ باللہ رب العالمین)

ان سے سب باتوں کے لحاظ کے ساتھ اس عمل کو ایک ہی بار نہ کریں بار بار
بجالاتیں کہ جتنی کثرت ہوگی اتنی ہی فقر و غربا کی منفعت ہوگی اتنی اپنے لئے دینی و دنیوی
و جہمی و جانی رحمت و برکت و نعمت و سعادت ہوگی خصوصاً ایام قحط میں تو جب تک
عیاذ باللہ قحط رہے روزانہ ایسا ہی کرنا مناسب کہ اس میں نہایت سہل طور پر غربا و
مساکین کی خبر گیری ہو جائے گی اپنے کھانے میں ان کا کھانا بھی نکل جائیگا دیتے ہوئے نفس کو
معلوم بھی نہ ہوگا۔ اور عیت کی وجہ سے تو کھانا دو سو کو کفایت کریگا۔ قحط عام الرما د
میں حضرت سیدنا امیر المؤمنین عسکریؑ عظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی کا قصد ظاہر
فرمایا۔ وباللہ التوفیق و بدایۃ الطریق۔

الحمد للہ کہ متفقہ جواب نفیس و اجواب عشرہ اوسط ماہ فاخر ربیع الاخر کے تین

جلسوں میں تسویاً و تبصیاً تمام اور لمحات تاریخ راد الفخط والوبار بدعوة الجیران
ومواسیة الفقراء نام ہوا۔

واحد عوننا ان الحمد لله رب العلمین والصلاة والسلام علی
سید المرسلین محمد وآله وصحبه اجمعین والله سبحانه وتعالیٰ علم
وعلمہ جل مجدہ اتعوا حکمہ۔

مطبوعات مکتبہ رضویہ

- نام حق مع حاشیہ فضل حق دارو از محمد عبدالحکیم شرف قادری ۷۵/-
- اقامة القيامة از علیحضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی ۹۰/-
- ایذان الاجر " " " " " ۷۵/-
- الحجة الفاتحة وایان الارواح " " " ۶۰/-
- النيرة الوضیة از علیحضرت " " " زیر طبع
- الکافی شرح ایساغوجی از مولانا فضل حق رامپوری ۶۰/-
- حاشیہ مولانا احمد حسن کانیروی علی حمد اللہ شرح سلم ۲۵/۱۲

مکتبہ رضویہ مکان منبہ محلہ اجنت گڑھ انجن شیڈ لاہور

اعزائکم کثانی برصد تاج الشریعہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مسئلہ از پبلی بھیت مرلہ عبدالرزاق خان ذی قوت اکرام ۱۳۰۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص اپنے روپیہ کی زکوٰۃ تو نہیں دیتا ہے مگر روپیہ مصرف خیر میں صرف کرتا ہے یعنی ہر روز فقاہ کو زکوٰۃ و غلہ تقسیم کرتا ہے اور ایک مسجد بنوائی ہے اور ایک گاؤں اس روپیہ سے خرید کر واسطے خیرات کے ہبہ کر دیا ہے اور تاحیات خود زر تو فیر اس کا صرف کرتا رہے گا، مصرف خیر میں اب ایک اور شخص یہ کہتا ہے کہ جس روپیہ کی زکوٰۃ نہیں دی گئی ہے اس روپیہ سے کسی قسم کی خیرات جائز نہیں ہے۔ ہر روز کی خیرات اور بنوانا مسجد کا اولہ گاؤں کا ہبہ کرنا سب اکارت ہے فلہذا فتویٰ طلب کیا جاتا ہے کہ جس روپیہ کی زکوٰۃ نہیں دی گئی ہے اس روپیہ کو مصرف خیر میں صرف کرنا جیسا کہ بالا مذکور ہے درست ہے یا نہیں اور اگر نہیں درست ہے تو اس موضع کو ہبہ سے واپس لے کر دوبارہ اس قصد سے ہبہ کرے کہ اس موضع کی توفیر جو ہر سال وصول ہوا کرے گی بالعوض اس زر زکوٰۃ کے جو اس کے ذمہ زمانہ ماضی کی دین ہے صرف ہوا کرے۔ بینوا توجروا۔

المکلف:- عبد الرزاق عفت نہتھو خان کھنڈ ساری ساکن پبلی بھیت

محلہ اشرف خان

الجواب

زکوٰۃ اعظم فروض دین و اہم ارکان اسلام سے ہے ولہذا قرآن عظیم میں بتیس جگہ نماز کے ساتھ اس کا ذکر فرمایا اور طرح طرح سے بندوں کو اس فرض اہم کی طرف بلایا صاف فرما دیا کہ نہ ہمارے سمجھنا کہ زکوٰۃ وہی تو مال میں سے اتنا کم ہوگی بلکہ اس سے مال بڑھتا ہے۔۔۔
 یحییٰ اللہ الربو ویری الصدقت بعض درختوں میں کچھ اجزائے فاسدہ اس قسم کے پیدا ہو جاتے ہیں کہ پڑکی اٹھان کو روک دیتے ہیں احمق نادان انہیں نہ تراشیگا کہ میرے پڑے اتنا کم ہو جائے گا۔ پر عاقل ہوشمند تو جانتا ہے کہ ان کے چھانٹنے سے یہ فوہال لہلہا کر درخت بنے گا ورنہ یونہی مرجھا کر رہ جائیگا یہی حساب زکوٰۃ مال کا،
 حدیث (۱) میں ہے حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔۔۔ ما خالطت الصدقة او مال الزکوٰۃ مالا الا افسدت زکوٰۃ کا مال جس مال میں ملا ہوگا اسے تباہ و برباد کر دے گا و الا البزار و البیہقی،
 عن امر المؤمنین الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

دوسری حدیث میں ہے حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔۔۔ ما تلف مال فی بر ولا یجرا لا یجس الزکوٰۃ خشکی و تری میں جو مال تلف ہوتا ہے وہ زکوٰۃ نہ دینے ہی سے تلف ہوتا ہے۔ اخرجہ الطبرانی فی الاوسط
 عن ابی ہریرۃ عن امیر المؤمنین عمر الفاروق الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما
 تیسری حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔۔۔ من ادى زکوٰۃ ماله فقد اذهب اللہ عنه شرہ جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی بے شک اللہ تعالیٰ نے اس مال کا شر اس سے دور فرما دیا۔ اخرجہ ابن خزیمہ فی صحیحہ والطبرانی فی الاوسط والمحاکم
 فی المستدرک عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

چوتھے حدیث میں ہے حضور علیٰ صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ من راتے ہیں :-
 حصنوا اموالکم بالزکوٰۃ وداؤوا مرضاکم بالصدقة اپنے مالوں کو مضبوط
 قلعوں میں کر لو زکوٰۃ دے کر اور اپنے بیماروں کا علاج کرو خیرات سے رواہ ابو داؤد
 فی مراسیلہ عن الحسن والطبرانی والبیہقی وغیرہما عن جماعۃ من
 الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنہم -

اے عزیز! ایک بے عقل گنوار کو دیکھ کر تنہم گنم اگر پاس نہیں ہوتا بہزار وقت
 قرض دام سے حاصل کرتا ہے اور اُسے زمین میں ڈال دیتا ہے اُس وقت تو وہ اپنے
 ہاتھوں سے خاک میں ملا دیا۔ مگر امید لگی ہے کہ خدا چاہے تو یہ کھونا بہت کچھ پانا ہو جائے
 گا۔ تجھے اس گنوار کسان کے برابر بھی عقل نہیں۔ یا جس قدر ظاہری اسباب پر بھروسہ
 ہے اپنے مالک جل وعلا کے ارشاد پر اتنا اطمینان بھی نہیں کہ اپنے مال بڑھانے اور
 ایک ایک دانہ کا ایک ایک پیڑ بنانے کو زکوٰۃ کا بیج نہیں ڈالتا۔ وہ فرماتا ہے زکوٰۃ
 دو تمہارا مال بڑھے گا اگر دل میں اس فرمان پر یقین نہیں جب تو کھلا کفر ہے ورنہ تجھے
 بڑھ کر احمق کون کہ اپنے یقینی نفع دین و دنیا کی ایسی بھاری تجارت چھوڑ کر دونوں جہان کا زیان
 مول لیتا ہے۔

حدیث (۱) میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من راتے ہیں :-
 ان تمام اسلامکمان تو دوا زکوٰۃ اموالکم تمہارے اسلام
 کا پورا ہونا یہ ہے کہ اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو۔ رواہ البزار عن علقمہ -
 حدیث (۲) حضور معلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من راتے ہیں من کان یؤمن باللہ
 ورسولہ فلیؤد زکوٰۃ مالہ جو اللہ اور اللہ کے رسول پر ایمان لاتا ہو اُسے لازم ہے کہ اپنے
 مال کی زکوٰۃ دے یعنی ایمان کا تقاضا یہ ہی ہے کہ زکوٰۃ ادا کی جائے رواہ الطبرانی فی الکبیر
 عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما -

حدیث (۳) حضور پر نور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس کے پاس سونا یا
 چاندی ہو اور اس کی زکوٰۃ نہ دے قیامت کے دن اس زروسیم کی تختیاں بنا کر جہنم کی

آگ میں تپائیں گے پھر ان سے اس شخص کی پیشانی، کروٹ اور پیٹھ پر داغیں گے جب وہ تختیاں ٹھنڈی ہو جائیں گی پھر انہیں تپا کر داغیں گے قیامت کے دن کہ پچاس ہزار برس کا ہے یوں ہی کرتے رہیں گے یہاں تک کہ تمام مخلوق کا حساب ہو چکے۔ اخرجہ الشیخان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ مولیٰ تعلقے فرماتا ہے:- والذین یکنزون الذہب والفضۃ ولا ینفقونها فی سبیل اللہ فبشرہم بعباب الیم یریحی علیہا فی نار جہنم فتکویٰ بها جباہہم وجنوبہم وظہرہم ہذا ما کنزتہم ولا نفسکم فذوقوا ما کنزتہم تکفرون ۱۵ اور جو لوگ جوڑتے ہیں سونا چاندی اور اسے خدا کی راہ میں نہیں اٹھاتے یعنی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے انہیں بشارت دے دو کہ کی مار کی جس دن تپایا جائیگا وہ سونا چاندی جہنم کی آگ سے پس داغی جائیں گی اس سے ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں یہ ہے جو تم نے اپنے لئے جوڑ کر رکھا تھا اب چکھو مزہ اس جوڑنے کا۔

پھر اس داغ دینے کو بھی نہ سمجھے کہ کوئی چہرہ لگا دیا جائیگا یا پیشانی و پشت و پیلو کی فقط چربی نکل کر بس ہوگی بلکہ اس کا حال بھی حدیث سے سن لیجئے۔
 حدیث (۴) سیدنا ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ان کے سر پرستان پر وہ جہنم کا گرم پتھر رکھیں گے کہ سینہ توڑ کر شانہ سے نکل جائیگا اور شانہ کی ہڈی پر رکھیں گے کہ ہڈیاں توڑتا سینہ سے نکلے گا۔ اخرجہ الشیخان عن الاحنف بن قیس اور سند مایا میں نے حضور نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ پیٹھ توڑ کر کروٹ سے نکلے گا اور گدی توڑ کر پیشانی سے رواہ مسلم۔
 اور اس کے ساتھ اور بھی ایک کیفیت سن رکھیے۔

حدیث (۵) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کوئی روپیہ دوسرے روپے پر نہ رکھا جائیگا نہ کوئی اشرفی دوسری اشرفی سے چھو جائے گی بلکہ زکوٰۃ نہ دینے والے کا جسم اتنا بڑھا دیا جائیگا کہ لاکھوں کروڑوں جوڑے ہوں تو ہر روپیہ جدا داغ دے گا۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر۔

اے عزیز! کیا خدا و رسول کے فرمان کو یوں ہی منسی ٹھٹھا سمجھتا ہے یا بچا س ہزار
 برس کی مدت میں یہ جانکاہ مصیبتیں جھیلنی سہل جانتا ہے۔ ذرا یہیں کی آگ میں ایک آدھ
 روپیہ گرم کر کے بدن پر رکھ دیکھ پھر کہاں یہ حقیقت گرمی کہاں وہ قہر آگ کہاں یہ ایک ہی روپیہ
 کہاں وہ ساری عمر کا جوڑا ہو ا مال۔ کہاں یہ منٹ بھر کی دیر کہاں وہ ہزاروں برس کی آفت
 کہاں یہ ہلکا سا چہرہ کہاں وہ ہڈیاں توڑ کر وار پار ہونے والا غضب اللہ تعالیٰ مسلمان کو دہاتا
 بخشنے آئین۔

حدیث (۶) مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ
 نہ دے گا وہ مال روز قیامت گننے اڑ دھے کی شکل بنے گا اور اس کے گلے میں طوق ہو
 کر پڑے گا پھر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتاب اللہ سے اس کی تصدیق پڑھی
 کہ رب عزوجل فرماتا ہے۔ سیطوقون ما بخلوا به يوم القيمة جس چیز
 میں بخل کر رہے ہیں قریب ہے کہ طوق بنا کر ان کے گلے میں ڈالی جائے قیامت کے دن روا
 ابن ماجہ والنسائی وابن خزيمة عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث (۷) فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ اڑ دھا منہ کھول کر اس کے پیچھے
 دوڑے گا۔ یہ بھاگے گا اس سے فرمایا جائیگا لے اپنا وہ خزانہ کہ چھپا رکھا تھا کہ میں اس
 سے غصہ نہ کروں۔ جب دیکھے گا کہ اس اڑ دھا سے کہیں مفر نہیں ناچار اپنا ہاتھ اس کے
 منہ میں دے دے گا وہ ایسا چبائے گا جیسے زراؤنٹ چباتا ہے۔ روا لا مسلم
 عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث (۸) فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب وہ اڑ دھا اس پر دوڑے گا یہ پوچھے
 گا تو کون ہے؟ کہے گا، میں تیرا وہ بے زکاتی مال ہوں جو چھوڑا تھا جب یہ دیکھے گا کہ وہ چھپا
 کئے ہی جاتا ہے ہاتھ اس کے منہ میں دے دے گا۔ وہ چبائے گا پھر اس کا سارا بدن
 جھاڑا لے گا۔ اخرجہ البزار والطبرانی وابن خزيمة وحبان عن ثوبان رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث (۹) فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ اڑ دھا اس کا منہ اپنے پھن میں

لے کر کہے گا میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔ رواہ البخاری والنسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث (۱۰) فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقیر ہرگز ننگے جھوکے ہونے کی تکلیف نہ اٹھائیں گے مگر اغنیاء کے ہاتھوں۔ سن لو ایسے تو نیکروں سے اللہ تعالیٰ سخت حساب لے گا اور انہیں دردناک عذاب دے گا۔ رواہ الطبرانی عن امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم۔

حدیث (۱۱) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں زکوٰۃ نہ دینے والا ملعون ہے زبان پاک محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر رواہ ابن خریصہ واحمد و ابو یعلیٰ وابن حبان۔

حدیث (۱۲) مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سو دکھانے والے اور کھلانے والے اور اس پر گواہی کرنے والے اور اس کا کاغذ لکھنے والے اور زکوٰۃ نہ دینے والے ان سب کو قیامت کے دن ملعون بتایا :- رواہ الاصبہانی۔

حدیث (۱۳) کہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قیامت کے دن لوگوں کے لئے محتاجوں کے ہاتھ سے خرابی ہے۔ محتاج عرض کریں گے اے رب ہمارے انہوں نے ہمارے وہ حقوق جو تو نے ہمارے لئے ان پر فرض کئے تھے ظلماً نہ دیئے۔ اللہ عز وجل فرمائے گا مجھے قسم ہے اپنی عزت و جلال کی کہ تمہیں اپنا قرب عطا کروں گا اور انہیں دور رکھوں گا۔ رواہ الطبرانی و ابو الشیخ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث (۱۴) کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ لوگ دیکھے جن کے آگے پیچھے غرق ننگوٹیوں کی طرح کچھ چیتھڑے تھے اور جہنم کی گرم آگ پتھر اور تھوہر اور سخت کڑوا جلتی بدبو گھاس جو پاؤں کی طرح چسرتے پھرتے تھے جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی یہ زکوٰۃ نہ دینے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم نہیں کیا اللہ بندوں پر ظلم نہیں فرماتا۔ رواہ البزار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث (۱۵) دو عورتیں خدمت والا میں سونے کے کنگن پہنے حاضر ہوئیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان کی زکوٰۃ دوگی؟ عرض کی نہ! فرمایا، کیا چاہتی ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے؟ عرض کی نہ! فرمایا تو زکوٰۃ دو۔ رواہ الترمذی والدارقطنی واحمد وابوداؤد والنسائی عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

حدیث (۱۶) ایک بی بی چاندی کے چھلے پہنے تھیں فرمایا ان کی زکوٰۃ دوگی انہوں نے کچھ انکار کیا فرمایا تو یہ ہی تجھے جہنم میں لے جانے کو بہت ہیں۔ رواہ ابوداؤد و الدارقطنی عن امر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

حدیث (۱۷) کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں زکوٰۃ نہ دینے والا قیامت کے دن دوزخ میں ہوگا۔ رواہ الطبرانی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث (۱۸) فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوزخ میں سب سے پہلے تین شخص جائیں گے۔ اُن میں ایک وہ تو نگر کہ اپنے مال میں اللہ عزوجل کا حق ادا نہیں کرتا۔ رواہ ابن خزيمة وحبان فی صحیحہما عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ان غرض

زکوٰۃ نہ دینے کی جائزگاہ آفتیں وہ نہیں بسکی تاب آسکے۔ نہ دینے والے کو ہزار ہا سال ان سخت عذابوں میں گرفتاری کی امید رکھنی چاہیئے کہ، ضعیف البنیان انسان کی کیا جان اگر پہاڑوں پر ڈالی جائیں سرسبز ہو کر خاک میں مل جائیں پھر اس سے بڑھ کر احمق کون کہ اپنا مال جھوٹے سچے نام کی خیرات میں صرف کرے اور اللہ عزوجل کا فرض اور اس بادشاہ قہسار کا وہ بھاری قرض گردن پر رہنے دے یہ شیطان کا بڑا دھوکہ ہے کہ آدمی کو نیکی کے پردے میں ہلاک کرتا ہے۔ نادان سمجھتا ہے نیک کام کر رہا ہوں اور نہ جانا کہ نفل بے مندرض نرے دھوکے کی ٹٹی ہے

اس محض مقبول کی امید تو مفقود اور اس کے ترک کا عذاب گردن پر موجود۔ اے عزیز مندرض خاص سلطانی قرض ہے اور نفل گویا تحفہ و نذرانہ مندرض نہ دیجئے اول بالائی بے کار تحفے بھیجئے وہ کب قابل مقبول ہوں گے خصوصاً اس شہنشاہ مننی کی

بارگاہ میں جو تمام جہان و جہانیاں سے بے نیاز ہے یوں یقین نہ آئے تو دنیا کے جھوٹے
حاکموں ہی کو آزمالے۔ کوئی زمیندار مالگزار ہی تو بند کر لے اور تحفہ میں ڈالیاں بھیجا کرے
دیکھو تو سرکاری مجرم ٹھہرتا ہے یا اس کی ڈالیاں کچھ بہبود کا پھل لاتی ہیں؟ ذرا آدمی اپنے
ہی گریبان میں منہ ڈالے فرض کیجئے آسامیوں سے کسی کھنڈ ساری کا رس بندھا ہوا ہے
جب دینے کا وقت آئے وہ رس تو ہرگز نہ دیں مگر تحفہ میں آم خرلوز سے بھیجیں، کیا شخص
ان آسامیوں سے راضی ہو گا یا آتے ہوئے اس کی نادہندی پر جو آزار انہیں پہنچا سکتا ہے
ان آم خرلوز سے بدلے اس سے باز آئے گا سجن الشجب ایک کھنڈ ساری کے
مطالبہ کا یہ حال ہے تو ملک الملوک حکم الکاحین جل وعلا کے قرض کا کیا پوچھنا۔

لاجرم محمد بن المبارک بن الطباخ اپنے جزا املا اور عثمان بن ابی شیبہ اپنی سنن
اور ابوالنعیم حلیۃ الاولیاء اور ہناد فوائد اور ابن جریر تہذیب الآثار میں عبد الرحمن بن سابط
وزید وزبید پسرانِ حارث و مجاہد سے راوی لما حضرنا بابکر بن الموت دعا
عمر فقال اتق الله يا عمر واعلم ان الله عملا بالنهار لا يقبل بالليل
وعمل بالليل لا يقبل بالنهار واعلم ان لا يقبل نافلة حتى تؤدى
الفريضة الحديث۔ یعنی جب خلیفہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا صدیق اکبر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کی نزع کا وقت ہوا۔ امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر سہرا یا
اے عمر اللہ سے ڈرنا اور جان لو کہ اللہ کے کچھ کام دن میں ہیں کہ انہیں رات میں کرو
تو مقبول نہ نہر مائے گا اور کچھ کام رات میں ہیں کہ انہیں دن میں کرو تو مقبول نہ
ہوں گے۔ اور خیریدار ہو کہ کوئی نفل مقبول نہیں ہوتا جب تک فرض ادا نہ کر لیا جائے
ذکرہ العلامة ابراہیم بن عبد اللہ الیمنی المدنی الشافعی فی الباب
الثالث عشر من کتاب القول الصواب فی فضل عمر بن الخطاب و فی الباب
التاسع عشر من کتاب التحقيق فی فضل الصديق وهو اول كتب كتابه الاكفا
فی فضل الاربعة الخلفاء و رواه الامام الجليل الجلال السيوطي رحمته الله تعالى
فی الجامع الكبير فقال عن عبد الرحمن بن سابط وزید بن زبید بن

المحارث ومجاهد قالوا لما حضر الخ -

حضور پرنور سیدنا غوث اعظم مولائے اکرم حضرت شیخ محی الملتہ والدین ابو محمد عبد الفت در حبیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی کتاب مستطاب فتوح الغیب شریف میں کیا کی جگہ شریکات مثالیں ایسے شخص کیلئے ارشاد فرمائی ہیں جو فرض چھوڑ کر نفل بجا لائے فرماتے ہیں اس کی کہاوت ایسی ہے جیسے کھسی شخص کو بادشاہ اپنی خدمت کے لئے بلائے یہ وہاں تو حاضر نہ ہوا اور اس کے غلام کی خدمتگاری میں موجود ہے پھر حضرت امیر المؤمنین مولیٰ المسلمین سیدنا مولیٰ علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے اس کی مثال نفل فرمائی کہ جناب ارشاد فرماتے ہیں ایسے شخص کا حال اس عورت کی طرح ہے جسے حمل رہا۔ جب بچہ ہونے کے دن قریب آئے اسقاط ہو گیا اب وہ نہ حاملہ ہے نہ بچہ والی۔ یعنی جب پورے دنوں پر آکر اسقاط ہوا تو محنت تو پوری اٹھائی اور نتیجہ خاک نہیں کہ اگر بچہ ہوتا تو ثمرہ خود موجود تھا، حمل باقی رہتا تو آگے امید لگی تھی۔ اب نہ حمل نہ بچہ نہ امید نہ ثمرہ اور تکلیف ہی جھیلی جو بچہ والی کو ہوتی ہے۔ ایسے ہی اس نفل خیرات دینے والے کے پاس سے پیسہ تو اٹھا مگر جبکہ فرض چھوڑا یہ نفل بھی مقبول نہ ہوا تو حشر کا خراج ہوا اور حاصل کچھ نہیں! اسی کتاب مبارک میں حضور مولیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ: "فان اشتغل باللسان والنواقل قبل الفرائض لم یقبل منہ و اھین" یعنی فرض چھوڑ کر سنت و نفل میں مشغول ہوگا۔ یہ مقبول نہ ہونگے اور خوار کیا جائیگا۔

یوں ہی شیخ محقق مولانا عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہ نے اس کی شرح میں فرمایا: اگر ترک انچہ لازم و ضروری ست و تہام بہ انچہ نہ ضروری ست از فائدہ عقل و حسد و و راست چہ دفع ضرر اہم است بر عاقل از جلب نفع بلکہ بحقیقت نفع دین صورت منتفی ست۔

حضرت شیخ الشیوخ امام شہاب المسند والدین سید محمد قدس سرہ العزیز و الواف شریف کے باب الثامن والثین میں حضرت خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرماتے ہیں: "لما لازم و ضروری امر کو چھوڑ کر غیر ضروری کو اپنا عقل و خرد کے تقاضے سے بعید ہے کیونکہ عاقل کے نزدیک تحصیل نفع سے دفع ضرر اہم

يُلْغِنَا ان الله لا يقبل نافلة حتى يؤدى فرضيته يقول الله تعالى مثلكم مثل
العبد السوء بدأ بالهدية قبل قضاء الدين“ ہمیں خبر پہنچی کہ اللہ عزوجل کوئی
نفل قبول نہیں فرماتا یہاں تک کہ فرض ادا کیا جائے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے نہ مانتا ہے کہ ہاؤ
تمہاری اس بد بندہ کی مانند ہے جو فرض ادا کرنے سے پہلے تحفہ پیش کرے خود حدیث
میں ہے حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :- اربع فرضہ من
الله فی الاسلام فمن جاء بثلاث لم یغن عن شیئاً حتی یأتی بہن
جميعاً الصلوة والزکوة وصیام رمضان وحج البیت چار چیزیں اللہ تعالیٰ
نے اسلام میں فرض کی ہیں کہ جو ان میں سے تین ادا کرے وہ اُسے کچھ کام نہ دیں جب تک
پوری چاروں نہ بجالائے۔ نماز، زکوٰۃ، روزہ رمضان، حج کعبہ رواہ الامام احمد
فی مسندہ بسند حسن عن عمار بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدنا عبداللہ
بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں امرنا باقام الصلوة وایتاء الزکوة
ومن لم یزک فلا صلوة لہ“ ہمیں حکم دیا گیا کہ نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں اور جو
زکوٰۃ نہ دے اس کی نماز قبول نہیں۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر بسند صحیح،
سبحن اللہ جب زکوٰۃ نہ دینے والے کی نماز روزے حج تک مقبول نہیں تو اس نفل
خیرات نام کی کائنات سے کیا امید ہے بلکہ انہی سے اصبہانی کی روایت میں یوں
آیا کہ فرماتے ہیں۔ ”من اقام الصلوة ولعنوت الزکوة فلیس بمسلم ینفعہ
عملہ“ جو نماز ادا کرے اور زکوٰۃ نہ دے وہ مسلمان نہیں کہ اسے اس کا عمل
کام آئے۔ اہی مسلمانوں کو ہدایت فرما آمین۔

اس شخص نے آج تک جس قدر خیرات کی مسجد بنائی، گاؤں وقف
کیا یہ سب امور صحیح و لازم تو ہو گئے کہ نہ اب دی ہوئی خیرات
فقر سے واپس کر سکتا ہے۔ نہ کئے ہوئے وقف کو پھر لینے
کا اختیار رکھتا ہے۔ نہ اس گاؤں کی توفیر ادا کئے زکوٰۃ خواہ اپنے اور کسی
کام میں صرف کر سکتا ہے کہ وقف بعد تمامی، لازم و حتمی ہو جاتا ہے جس کے

ابطال کا ہرگز اختیار نہیں رہتا فی الدر المختار الوقف عندہما حبسہما علی ملک اللہ تعالیٰ فیلزم فلا یجوز لہ ابطالہ ولا یورث عنہ وعلیہ الفتوی۔

مگر بایں ہمہ جب تک زکوٰۃ پوری پوری نہ ادا کرے ان افعال پر امید ثواب و قبول، نہیں کہ کسی فعل کا صحیح ہو جانا اور بات ہے اور اس پر ثواب ملنا، مقبول بارگاہ ہونا اور بات ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص دکھا دے کہ لے نماز پڑھے۔ نماز صحیح تو ہو گئی فرض اتر گیا پر نہ قبول ہوگی نہ ثواب پائے گا۔ بلکہ اٹا گنہگار ہوگا۔ یہی حال اس شخص کا ہے۔

اے عزیز! اب شیطان لعین کہ انسان کا عدو مبین ہے بالکل ہلاک کر دینے اور یہ ذرا سا ڈورا جو قصد خیرات کا لگا رہ گیا ہے جس سے فقر کو تو نفع ہے اسے بھی کاٹ دینے کے لئے یوں فقرہ سوچ جائے گا کہ جو خیرات قبول نہیں تو کرنے سے کیا فائدہ چلو اسے بھی دور کرو اور شیطان کی پوری بندگی بجالاؤ مگر اللہ عزوجل کو تیری بھلائی اور عذاب شدید سے رہائی منظور ہے تو وہ تیرے دل میں ڈالے گا کہ اس حکم شرعی کا جواب یہ نہ تھا جو اس دشمن ایمان نے تجھے سکھایا اور رہ سہا بالکل ہی متمرّد و سرکش بنایا بلکہ تجھے تو وہ فکر کرنی تھی جس کے باعث عذاب سلطانی سے بھی نجات ملتی اور آج تک کے یہ وقت و مسجد و خیرات بھی سب مقبول ہو جانے کی امید پڑتی بھلا غور کرو وہ بات بہتر کہ بجڑتے ہوئے کام پھر بن جائیں اکارت جاتی محبتیں از سر نو مژدہ لائیں یا معاذ اللہ یہ بہتر کہ رہی سہی نام کو جو صورت بندگی باقی ہے اسے بھی سلام کیجئے اور کھلے ہوئے سرکشوں اشتہاری باغیوں میں نام لکھا لیجئے۔ وہ نیک تدبیر یہی ہے کہ زکوٰۃ نہ دینے سے صدق دل سے تو یہ کیجئے آج تک کہ جتنی زکوٰۃ گزرنے پر ہے فوراً دل کی خوشی کے ساتھ اپنے رب کا حکم ماننے اور اسے راضی کرنے کو ادا کر دیجئے کہ شہنشاہ بے نیاز کی درگاہ میں باغی غلاموں کی فہرست سے نام کٹ کر فرمانبردار بندوں کے دفتر میں چہرہ لکھا جائے۔ مہربان مولے جس نے جان عطا کی۔ اعضا دیئے، مال دیا، کوڑوں نعمتیں بخشیں اس کے حضور منہ اُجالا گھسنے کی صورت نظر آئے اور مردہ ہو، بشارت ہو، نوید ہو، تنہیت ہو کہ ایسا کرتے ہی اب تک جس قدر خیرات دی ہے وقت کیا ہے مسجد بنائی ہے ان سب کی بھی مقبولی کی امید سو رہی کہ جس جرم کے باعث یہ قابل مقبول نہ تھی جب وہ زائل

ہو گیا انہیں بھی باذن اللہ تعالیٰ شرف قبول حاصل ہو گیا۔ چارہ کار تو یہ ہے آگے ہر شخص اپنی بھلائی برائی کا اختیار رکھتا ہے۔

مدت دراز گزرنے کے بعد اگر زکوٰۃ کا تحقیقی حساب نہ معلوم ہو سکے تو عاقبت پاک کرنے کے لئے بڑی سے بڑی رستم جہاں تک خیال میں آسکے منہ من کر لے کہ زیادہ جائے گا تو ضائع نہ جائے گا بلکہ تیرے رب مہربان کے پاس تیری بڑی حاجت کے وقت کے لئے جمع رہے گا۔ وہ اُس کا کامل اجر جو تیرے حوصلہ و گمان سے باہر ہے عطا فرمائے گا اور رحم گیا تو بادشاہ قہار کا مطالبہ جیسا ہزار روپیہ کا ویسا ہی ایک پیسہ کا اگر بدیں وجہ کہ مال کثیر اور قرنوں کی زکوٰۃ ہے یہ رقم وافر دیتے ہوئے نفس کو درد پہنچے گا تو اول تو یہ ہی خیال کر لیجئے کہ قصور اپنا ہے سال بسال دیتے رہتے تو یہ گٹھڑی کیوں بندھ جاتی ہے پھر خدائے کریم عزوجل کی مہربانی دیکھئے اس نے یہ حکم نہ دیا کہ غیروں ہی کو دیکھئے بلکہ اپنوں کو دینے میں دونا ثواب رکھا ہے ایک تصدق کا ایک صلہ رسم کا تو جو اپنے گھر سے پیارے دل کے عزیز ہوں جیسے بھائی بھتیجے بھانجے انہیں دیکھئے کہ اُن کا دنیا چنداں ناگوار نہ ہوگا بس اتنا لحاظ کیجئے کہ نہ وہ غنی ہو، نہ غنی باپ زندہ کے نابالغ بچے نہ اُن سے علاقہ زوجیت یا ولادت ہو یعنی نہ وہ اپنے اولاد میں نہ آپ اُن کی اولاد میں۔

پھر اگر رستم ایسی ہی فراواں ہے کہ گویا ہاتھ بالکل خالی ہوا جاتا ہے تو دیئے بغیر تو چھپکارا نہیں۔ خدا کے وہ سخت عذاب ہزاروں برس تک جھیلنے بہت دشوار ہیں دنیا کی یہ چند سانسیں تو جیسے بنے گزر رہی جائیں گی تاہم اگر یہ شخص اُن عزیزوں کو بہ نیت زکوٰۃ دے کر متبذد دلاوے پھر وہ ترس کھا کر بغیر اس کے جبر و اکراہ کے اپنی خوشی سے بطور ہبہ جس قدر چاہیں واپس کر دیں تو سب کے لئے سراسر فائدہ ہے اس کے لئے یہ کہ خدا کے عذاب سے چھوٹا اللہ تعالیٰ کا قرض و فرض ادا ہوا اور مال بھی حلال و پاکیزہ ہو کر واپس ملا جو رہا وہ اپنے جگر پاروں کے پاس رہا ان کے لئے یہ فائدہ ہے کہ دنیا میں مال ملاعت بی میں اپنے عزیز مسلمان بھائی پر ترس کھانے اور اُسے ہبہ کرنے اور اس کے ادائے

زکوٰۃ میں مدد دینے سے ثواب پایا۔ پھر اگر اُن پر پورا اطمینان ہو تو زکوٰۃ سالہا سال کا حساب لگانے کی بھی حاجت نہ رہے گی اپنا کل مال بطور تصدق انہیں دے کر تبضہ دلا دے پھر وہ جس قدر چاہیں اُسے اپنی طرف سے ہبہ کر دیں کتنی ہی زکوٰۃ اس پر بھی سب ادا ہو گئی اور سب مطلب برائے اور سریقین نے ہر قسم کے دینی و دنیوی نفع پائے۔ مولیٰ عزوجل اپنے کرم سے توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ آمین یا رب العلمین واللہ تعالیٰ اعلم وعلہ الاتع۔

عبدہ المذنب امیر رضا البریلوی
 عفی عنہ محمد بن المصطفیٰ السبئی الامی صلتہ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ہماری مطبوعات یہاں سے مل سکتی ہیں

مولانا غلام رسول سعیدی صاحب صدر مدرس جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور
 مولانا صاحبزادہ ابوالعطاء محمد ظہور اللہ صاحب ناظم مکتبہ نوریہ نعیمیہ بصیر پور ضلع سامیوال
 مولانا محمد انور القادری کتب فروش جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیاں شریف ضلع سرگودھا
 مکتبہ حامدیہ ، مکتبہ نبویہ حضور داتا گنج بخش روڈ لاہور
 رضوی کتب خانہ اردو بازار لاہور
 جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لواری دروازہ لاہور
 مولانا حافظ محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی "المصطفیٰ" رضویہ ٹریڈ کلغٹن کالونی لاہور